سالانہ معہ محصول پیشگی تین روپیہ — ششماہی معہ محصول پیشگی

جلد ۵ — بمبئی — دوشنبہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۰۰ء — نمبر ۳۸

مقدمہ ایجیٹیشن

کالج کا الٹ پھیر

نواب محسن الملک بہادر آخری وقت میں ٹرسٹیوں کی سرپرستی ہوا خواہ شائستہ ہیں اور جنھوں نے علیگڈھ کالج کے ٹرسٹیوں کو لکھ دیا کہ اب تم جانو اور تمہارا کام [illegible] کا نام [illegible] اور نیز [illegible] تمہیں اختیار ہے۔ بندہ درگاہ ..... تو [illegible] نہیں جانتے ہیں خدا [illegible] مبارک کرے۔ واقعی بات یہ ہے کہ اب [illegible] کالج کے [illegible] [illegible] کالج [illegible] [illegible]

قدرتی روپیہ

چندہ مجلس ندوہ کی فہرست میں قدرتی روپیہ دیکھ کر رنگ [illegible] ہوگئے نوبت یہ رقم کہاں سے ٹپک پڑی یہ رقم دراصل خاص اللہ میاں کی طرف سے ہے۔ انہوں نے بھی مجلس ندوہ میں چندہ دیا ہے [illegible] [illegible] ہندوستان کو چندہ کا ذمہ دیا ہے۔ [illegible] اللہ میاں نے ہم ہی سے دلوایا اور [illegible] یہ [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] دیکھنے کیلئے گئے۔ فہرست چندہ کی [illegible] [illegible] [illegible]

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

(چندہ مجلس ندوہ)

اسماء	مقام	رقم	معرفت
قدرتی	دفتر	عہ	
مولوی عاشق حسین [illegible] نور [illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	
مولوی [illegible]	ہوڑا	[illegible]	ڈاکٹر [illegible] حسین صاحب
مولوی [illegible] صاحب	"	[illegible]	" "
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
مولوی عبدالقادر صاحب [illegible]	اکولہ	[illegible]	محمد بشیر الدین صاحب
منشی محمد عبدالرؤف [illegible]	بمبئی	[illegible]	
میزان کل	[illegible]		

ہم نہیں ہٹائیں گے

روس خان اپنے آپکو بہت سمجھتے ہیں کہ ہم ہی بڑے کھلاڑی ہیں۔ اسے خبر ہی نہیں کہ ہماری گورنمنٹ بہادر اون کی کیسی پاسبانی ہے۔ اونھوں نے جو ایران پر یہ ہدایت کی تھی کہ اپنی اپنی فوجین ہٹالو - اب وہان فوج رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سارا فیصلہ ہو تار ہیگا اور سی فیصلہ کا انتظار اونکو وہین رہکر کرنا چاہئے۔ فرانس وغیرہ تو روس کے ہمزبان ہوگئے۔ اور اونھون نے اپنا ارادہ بھی ظاہر کر دیا کہ ہم اپنی فوجین اوٹھائے لیتے ہین۔ مگر ہماری گورنمنٹ ایسی کچی گولیان کب کھیلی تھی جو روس بہادر کے جھانسے مین آجاتی۔ اسنے صاف کہدیا کہ چاہے کوئی اپنی فوج رکھے یا اوٹھالے مگر ہم تو اپنی فوج رہین ہٹنے دین گے۔ جب تک کہ صلح نامہ کی سب شرائط حسب منشا طے پالین گی تب تک ایک سپاہی بھی اون سے نہیں سرکیگا۔ اب دیکھئے روس خان کیا کارروائی کرتے ہین۔ ہم دیکھتا تو علمنا یہی تھا کہ سب طاقتون کی فوجین جب یہان سے اوٹھ جائینگی تو مین اپنی فوجون کو دھسا دون گا۔ اسی وجہ سے اونھون نے چاروناچار فوج کی تیاری کا حکم جاری کر دیا ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ کے انکار کر دینے سے وہ بگڑینگے تو بہت۔ کہ ہماری بات کو نہ مانا۔ مگر اس سے ہوتا ہی کیا ہے۔ بگڑین گے تو ہمارا کیا بنا لین گے۔ ہماری گورنمنٹ نے جو اپنی فوجون کا نقصان کرایا ہے اوس کا معاوضہ آخر کس سے لیگی۔ اگر روس خان کو چین کی ہمدردی ایسی ہی منظور ہے تو وہ اپنی گرہ سے ہمارا خرچ دے ڈالین مگر یہ خرچ بھی اوسوقت تک نہین لیا جائیگا جب تک چین کی آدھی سلطنت

گر مجہو تی چاہئے

تعجب ہے کہ اب تک ہندوستان کے مسلمان خواب غفلت مین پڑے ہین۔ چندہ حجاز ریلوے کیطرف اونہین ذرا بھی توجہ نہین۔ پچھلے ہفتہ کل ۷۰۰ روپئے وصول ہوئے ہین۔ اور اس ہفتہ مین ۲۱- حلانا عاشق شیدائی سید نور شاہ ہمدانی کا خدا بھلا کرے کہ اونھون نے فقیرانہ جوش مین آکے اکٹھے دس روپئے ڈھکیل دیئے۔ اگر وہ بھی اورون کیطرح دو مین پڑے رہجاتے تو یہ رقم بھی نہ ہوتی۔ جناب ڈاکٹر سید ولایت حسین صاحب کا بھی ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہین۔ گو کہ اونھون نے تو رقم کچھ ایسی زیادہ نہین دی ہین مگر وہ چلتی جان کوشش کررہے ہین۔ کئی رقمین تو وہ اپنی معرفت بھجواچکے۔ اور بہت سا اونھون نے بجے دل سے وعدہ کیا ہے (خدا پورا کرے)

یاد دلا دو کہیں ہماری ہنسی نہ اوڑانا جیسا کہ تم حضور سلطان المعظم کے اوصاف حمیدہ ترقی کے اخبارون مین پڑھتے ہو۔ ترکی سلطنت کی ترقی کی دعائین مانگتے ہو۔ اور دولت کو مضامین کی دل سے قدر کرتے ہو۔ اوسکے موافق عملی ثبوت بھی تو دو۔ اگر ہندوستان کے مسلمان خود ہی حاجتمند ہو رہے ہین۔ مگر ایسے بھی کیا گئے تو نہیں کہ دو چار روپئے دینے سے بھی دم نکل جائیگا۔ سیکڑون فضولخرچیان روپئے فسنے لگا سکتے ہین۔ اگر اون مین سے بھی ایک آدھ کم کرکے اسطرف رقم لگادین تو اونکا کوئی ہرج بھی نہ ہو۔ اور کام بھی ہو جائے۔ سب مسلمانون پر فرض ہے کہ چندہ حجاز ریلوے کیطرف خاص توجہ کرین کہ جسمین اوسکی ترقی چندہ کی معلوم ہو بتائین گے اور خود بھی اوسکی ترقی مین کوشش کرین گے

حمیت ہو تو سب کچھ ہو

حجاز ریلوے کے چندہ کے متعلق رنگون - مدراس بنگلور کے مسلمانون نے جیسے چندہ کر ڈالا واقعی اون مسلمانون کے دل مین حمیت اسلامی کا پورا جوش ہے اور اونھون نے جو تہنیت نامہ حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی خدمت مین بھیجا ہے وہ بڑی شان و شوکت کیساتھ بھیجا ہے۔ تہنیت نامہ سفیر قادری صاحب کے نام آیا اونھون نے جب پیٹی کھولی تو اوسکو دیکھکے پھڑک اوٹھے۔ اور اوسکو ایسا عجیب سمجھا کہ فوراً ہمکو بلا بھیجا۔ ہم نے بھی اوسکو جاکے دیکھا واقعی بہت عمدہ تھا۔ مدراس کا تہنیت نامہ مچھلی کی ہڈی کے لوح مین لکھا تھا اور اوسکو چاندی کی پیٹی مین رکھا تھا اوسکا وزن تین سیر سے کم نہ تھا سے ہاشیہ اور نقش و نگار اعلی درجہ کے تھے۔ بنگلور کے صناعون نے ایسی کاریگری دکھائی تھی کہ واقعی وہ پیٹی شاہی دربار کے قابل ہوگئی تھی۔ بیجاپور کی قدیم مسجد کا نقشہ اس خوبی کیساتھ کندہ کیا تھا کہ اگر اعلی درجہ کا مصور اوسکا نقشہ بھی کھینچے تو اوس سے عمدہ نہین کھینچ سکتا۔ اوس پیٹی کے ساتھ خط کے طور پر ایک تین گز لمبا ورق تھا جسپر نہایت خفی قلم سے کلام مجید کی چند سورتین لکھا تھا۔ مدح تحسین اور کہین تو کوئی تاریخ درج تھی مگر سفیر صاحب کا اندازہ کہ یہ ... برس کا لکھا ہوا ہے۔ اور ایک کتاب امیر خسرو علیہ الرحمہ کی تصنیف کی ہوئی تھی اوسکی جلد پر خمسہ خسرو لکھا تھا۔ اور اب وہ پنج گنج خسرو کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب کسی بڑے خوشنویس کی لکھی ہوئی تھی مگر ... لیلی مجنون کے قصہ مین کہین کہین تصویرین بھی بنی ہوئی تھین۔ تصویر و نگار رنگ تو ذرا اوڑا تھا مگر لکھے خط مین ...

مسلمانان رنگون کا جوش

اسلامی جوش اسکا نام ہے کہ جس کا ثبوت مسلمانان رنگون نے دیا ہے۔ جنہون نے جوبلی کے روز حجاز ریلوے کے چندہ کی تحریک کر دی۔ کل مسلمان جوش میں بھر گئے تھے۔ چندہ کی فہرست پیش ہوتے ہی ہر ایک مسلمان نے اپنی بساط سے زیادہ عالی حوصلگی دکھانی شروع کر دی۔ وہاں جو رانڈیر کے سنی بوہرون نے اپنی فیاضی دکھائی ہے وہ اس قابل ہے کہ اور مسلمانوں کے ترغیب دینے کیلئے بار بار اوس کا ذکر کیا جائے۔ کل مسلمانوں کی طرف سے جو متفرق رقم جمع ہوئی اوسکی تعداد صرف ..... روپے۔ اور صرف بوہرون نے جو رقم دی ہے اوسکی تعداد … ہزار پانسو ہے۔ کل رقم ۲۲۵۰۰ کی ہو گئی۔ اسکے علاوہ اور بھی چندہ کی کوشش ہو رہی ہے کیا … دست تنگ مسلمانوں کو ابھی غیرت نہ آئیگی۔

چار مقام چھین لیے

وحشی دشمن نے پھر کچھ نہ کچھ باتیں نکالنی شروع کر دیں۔ ہماری بہادر فوج نے تو یہ سمجھا تھا کہ اب انکی بہت کچھ مرمت ہو گئی ہے اگر ادھر بھی کچھ تھوڑی تنبیہ ہو گی تو خود ہی سنبھل جائیں گے۔ مگر … ہماری بہادر فوج نے توقف کر دیا … وہ بھی اسی خیال سے انہوں نے خفیہ خفیہ اپنی قوت بڑھانی شروع کر دی۔ جنرل بوتھا و جنرل ڈیویٹ نے … تھوڑی تھوڑی فوج کو جمع کیا اور ہماری بہادر فوج پر … بہت وقت … کر … بہادر فوج کسی مصلحت سے ہٹا لی گئی … تھا۔ اور … مقام چھین لئے جنکے نام یہ ہیں … فورسبرگ … جلدی … جاتا ہے۔

مسلمانان بمبئی ہوشیار

ہم تو یہ سمجھے تھے کہ بمبئی کے مسلمان خصوصاً حضرات میمن و کوکنی و دکھنی وغیرہ خود ہی جھٹ پٹ ہمت کر کے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ چندہ کی رقم اکٹھی کر دینگے مگر یہاں کے لوگ تو کچھ ایسی سستی کے … ہیں کہ جبتک ان کے کانوں سے منہ لگا کے غل مچاؤ تب تک سنتے ہی نہیں۔ اور اگر ایسی ویسی کان میں پڑ بھی جاتی ہے تو اس کان سنتے ہیں اور اس کان اڑا دیتے ہیں۔ مگر ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جب دل لگا کے سنتے ہیں۔ تو پھر ایسی گرم جوشی اور عالی ہمتی کے ساتھ چندے کی رقمیں دیتے ہیں کہ لوگ عش عش کرتے رہ جاتے ہیں۔ اچھا خیر اب بھی کچھ نہیں گیا ہے انکو چاہئے کہ بہت جلد … ایک لاکھ … جمع کر کے … کم نہ ہو۔

رخصت کی بجائے رخصت

پریسیڈنٹ کروگر رخصت لیکے گئے تو انہوں نے اور کوئی چال چل رکھی ہے اسکا حال تو … کھلیگا کیونکہ وہ بڑا … ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ … اسوقت تو اوسنے … ماہ کی رخصت لی ہے۔ … کہ بات پر راضی کر لیا ہے کہ وہ … بالکل سلطنت کا کاروبار نہیں کریگا۔ اور اسکا اصلی منشا ابھی کسی پر ظاہر نہیں ہوا۔ … پہلے … اور … کیطرف سے براہ راست … ہیں … کا سفر کریگا۔ غرض یہ ہے کہ روس فرانس امریکا جرمن وغیرہ کی بادشاہوں کی … اور اون کو … راضی کرے … ہو جائیگا۔ … کی … بیٹھے کی … ہے۔

پھر جوش اوٹھا

روئٹر … آرہا ہے … کہ وہاں یورپ کی فوج نے پیکن پر قبضہ کر لیا۔ اور تمام چینی دم بخود ہو کے بیٹھ رہے ہیں۔ گویا اب تمام چین پر دول یورپ ہی کا راج ہے۔ … اسواسطے یورپی فوج بھی خاموش ہو … ہی آگے بڑھنے کا قصد اوسنے ترک کر دیا۔ غرض روئٹر … تو یہ لا رہے ہیں۔ اور وہاں یہ حال ہے کہ چینی جوش کے مارے آپے سے باہر ہوئے جاتے ہیں۔ باکسرون نے مجلس کر کے پھر سر اوبھارا ہے پانچ لاکھ کی جمعیت اونھوں نے کر لی ہے … جمع ہوئے ہیں۔ مگر ابھی تو وہ چون چرا کر رہے ہیں کہ … حملہ نہیں کیا۔ … کا وائسرائے ایک بڑی فوج لیکر شہنشاہ چین کے … اگر اسکے … فیصلہ نہ ہو گیا تو بہت بڑی جنگ … ابھی تک جنگ نہ ہونیکا سبب تھا کہ شہنشاہ چین

ایسی نہیں سنتے

لارڈ رابرٹس بہادر اپنی رحمدلی اور … سے اب تک یہی کوشش کر رہے ہیں کہ جہانتک ہو سکے … انگلیاں … نکل گئے۔ بار بار محبت … اعلان شایع کرتے ہیں مگر وحشی بالکل … ہیں۔ وہ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ حال میں موصوف نے پریسیڈنٹ کروگر کی رخصت … اعلان اور شایع کر دیا ہے جس میں … گیا ہے کہ … پریسیڈنٹ میں تو اب … کا دم نہیں رہا۔ وہ لڑنے سے جان چرا … سے اوسنے رخصت لی ہے۔ … پس یہ بہتر ہے کہ فوراً ہماری اطاعت قبول کرو … ہمارا … سپاہی … ۵ ہزار … اطاعت قبول کرنی … ہم ایک …

دہوکے دیکے مارتے ہین

باوجودیکہ ہماری بہادر فوج نے بوئرون کو مار مار کے تتر بتر کر دیا۔ اونکا انجر پنجر ڈھیلے کر دئے۔ مگر وہ اپنی شرارت سے کسیطرح باز نہین آتے۔ جب سے ہمارے مہذب بہادرون نے پریٹوریا پر اڑنگا جمایا ہے تب ہی سے تہذیب پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بوئرون پر اسلئے رحم بھی کیا گیا کہ وہ کسی طرح آدمی بن جائین۔ اور سچے دل سے ہماری فرمانبرداری قبول کرلین۔ مگر وہان تو یہ حال ہے

ع لاکھ طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔

انکی فطرت مین چالبازی۔ دہوکا بازی۔ مکاری عیاری پڑی ہوئی ہے۔ وہ بھلا کیسے نکل سکتی ہے۔ پچھلے سال بھی اونھون نے سفید جھنڈی دکھا دکھا کے ہماری بہادر فوج کو کئی دہوکے دئے۔ کہ آناً فاناً مین عالم ہی بدل گیا غالب ہو ہو کے مغلوب ہونا پڑا۔ خیر وہ تو موقعہ ہی ایسا تھا۔ اب تو ہماری سرکار بہادر کا ہر طرف پھریرا لہرا رہا ہے مگر اب بھی نامعقول بوئر اپنی شرارت سے باز نہین آتے۔ حال کا ذکر ہے۔ کہ پریٹوریا کے گرد و نواح سے بوئرون نے ایک مراسلہ بھیجا کہ ہم اپنا ایک مقام سرکار بہادر کو وقف کرنا چاہتے ہین۔ اور ہم مین سے ۳۰۰ آدمی اطاعت بھی قبول کرلین گے۔ اس درخواست کو دیکھتے ہی ہماری بہادر فوج کی باچھین کھل گئین سمجھی کہ گھر بیٹھے فتوحات ہو گئی۔ جھٹ پٹ ایک مختصر سی فوج ادھر روانہ ہوگئی۔ وہان جاکے دیکھا تو کچھ اور ہی معاملہ نظر آیا۔ ۲۰۰۰ بوئر مسلح کھڑے تھے۔ ہماری بہادر فوج جو مقام پر قبضہ کرنیکو پہنچی تو وہ فوراً استقبال کو بڑھے اور چارون طرف سے گھیرکے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ ہماری بہادر فوج بڑی گھبرائی۔ بہت سے آدمی

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

پریٹوریا پر یون تو ہماری سرکار بہادر کا اڑنگا جم گیا ہے۔ اور ایسا جما ہے کہ اوکھاڑے بھی نہین اوکھڑ سکتا۔ مگر خرابی یہ ہے کہ وہ اڑنگا وہان کے در و دیوار ہی پر ہے۔ وہان کے باشندون کے دلون پر اوسکا کچھہ بھی اثر نہین پہونچا یعنے وہ دل سے مطیع فرمان نہین ہوئے صرف جان بچانے کی غرض سے اونھون نے اطاعت کیلئے گردن جھکادی۔ دل مین اونکے کپٹ بھری ہوئی ہے۔ رات دن وہ اسی خیال مین رہتے ہین کہ جس طرح ہوسکے انگلش قوم پر دست شفقت پھیر دیا جائے۔ اندرونی سازش کی تو پہلے خبر آہی چکی تھی کہ چند بوئرون نے لارڈ رابرٹس کو فریب سے گرفتار کرلینے کی تجویز کی تھی۔ مگر وہ اڑنگا تو اونکا نہ چل سکا۔ خوش قسمتی سے بھانڈا پھوٹ گیا بدمعاش گرفتار کرلئے گئے۔ جب بوئرون کی یہ حکمت نہ چلی۔ تو اب اونھون نے یہ طریقہ نقصان پہنچانے کا اور اپنے دل کے ارمان نکالنے کا نکالا ہے کہ چپکے سے رات کو نکل گئے۔ اور ڈچون کی فوج کے ساتھ آس پاس دھاوے مارکے صبح کو پھر آموجود ہوئے اور اپنے کاروبار مین مصروف ہوگئے۔ تاکہ لارڈ رابرٹس بہادر پر کسی طرح کی بدنیتی ثابت نہ ہو۔ حال کا ذکر ہے کہ واکسٹروم کی جنگ مین ایسے بہت سے بوئر پائے گئے جنھون نے عہد کرلیا تھا کہ ہم سرکار بہادر کے مقابلہ مین ہرگز ہتھیار نہ اوٹھائین گے۔ جب وہ لوگ بھاگ گئے اور ہماری فوج نے دل لگا کے انکا تعاقب کیا تو بہت سے بوئر ہاتھ لگ گئے انہین مین کے وہ بھی جنھون نے عہد کے خلاف کیا۔ اونمین ایک بڑا ذی عزت شخص مسٹر ڈی جنگیز نامی بھی ہے۔ وہ تو ضمانت پر بالفعل ح

روس خان کی چالین

روس علیہ التوس بھی عجب پالیسی ہے۔ اوسکی کوئی بات فقرہ سے خالی نہین ہوتی۔ کوئی تجویز بغیر اڑنگہ کے نہین ہوتی۔ وہ ہر معاملہ مین یہی چاہتا ہے کہ اپنے معصرون کی آنکھون مین خاک ڈالدون۔ اور جو کچھ ہو مین ہی ہڑپ کرجاؤن۔ چین کے متعلق بھی اپنے چالین تصنیف کرنی شروع کردین۔ خود ہی تو دول یوروپ سے تحریک کی کہ چینی سلطنت کے حصے بخرے کرڈالنے کا موقعہ اچھا ہے۔ مذہبی ہمدردی سب پر فرض ہے۔ اسوقت چین کو آڑے ہاتھون لے ڈالو۔ اس وقت بھلا یورپین سلطنتین کیون چوکنے والی تھین۔ ہم خرما و ہم ثواب کا موقعہ تو بڑی خوش قسمتی سے ہاتھ لگا ہے۔ اس سے بڑھکر اور کون موقعہ مل سکتا ہو کہ اپنے پادریون کا خونبہا بھی لے لیا جائے اور اوس کے جرمانہ مین زر زمین پر بھی اڑنگا مار دیا جاوے غرض روس خان کی پہلی ہی تحریک مین سب سلطنتین [illegible] دوڑ پڑین۔ سبکو یہی امید تھی کہ چینی فتح سے خزانہ غیبی کے دروازے ہمپر کھل جائینگے بیشمار دولت ہاتھ لگ جائیگی۔ مگر وہان تو معاملہ ہی دوسرا ہوگیا۔ جب نفع اوٹھانے کے دن آئے تو روس خان نے یہ فرمادیا کہ سواری بڑھاؤ۔ بس بہت ہوچکا۔ چینی مفسد کئے کی سزا پاچکے۔ سفیرون کو رہائی مل چکی۔ بس یہی مقصود تھا۔ خبردار جو کسی نے سلطنت چین کو بری نگاہ سے دیکھا بلکہ فوراً ہی اپنی فوجین وہان سے ہٹاؤ۔ مین بھی اپنی فوجین واپس کئے لیتا ہون۔ صلحنامہ کے استقرار تک بھی وہان نہ ٹھیرو۔ تاکہ مین آکے ڈیرا ڈنڈا ڈالدون۔ یہین سب کچھ ہوجائیگا۔ غرض یہ ہے کہ چینی دارالسلطنت مین اب ایک سپاہی بھی نہ رہنا چاہئے۔ اونکو تو یہانتک ہے اور اپنی یہ تجویز ہے کہ دسمبر تک [illegible] فوج [illegible]

خوب قلعی کھلی

جنگ ٹرانسوال کی خبروں کی بابت ہماری عقل تو چکر میں پڑ رہی ہے۔ گھڑی میں اندھیرا گھڑی میں اجالا یہ معاملہ کیا ہے۔ اب معلوم ہوا کہ ہماری طرح جنگی آفس بھی حیران ہے کہ ان سو خبروں تو دشمن کی فتح کی آ رہی ہیں۔ فرد وشی فوج باوجود دستے متر نہ فرمانبرداری کے بھی ابھی تک قابو میں نہیں آئے حقیقتہً کہ فتح کی خبریں آچکی ہیں اون میں سے اگر آدھی بھی اتنی ہوتیں تو ادب کے پیر شکستہ ہو جاتے۔ کمر ہمت کو زراق سے دو ٹکڑے ہو جاتے۔ وہ ہزار بچا بھی مار کے آگے بھرت بھاگتا ہے۔ وہ تو پھر بھی آدمی ہیں۔ جب انپر کئی مہینہ سے اوپر تلے مار پڑ رہی ہے تو پھر وہ کیا ہیں وہ ابتک قابو میں نہیں آگئے۔ خبریں تو یہی آرہی ہیں کہ ہر حال میں ہماری ہی بہادر فوج فتح حاصل کر رہی ہے۔ بھرلے بھرے کوئی شکست ہو جاتی ہو تو ہو جاتی ہو۔ نہیں تو ہر جگہ فتح ہی فتح حاصل ہو رہی ہے۔ پھر غضب یہ کہ فوج کی بھی تنگ ہے۔ ایسی ہی بے ربط خبروں اور بے تکی فرمائشوں سے جنگی آفس بھی شش و پنج میں پڑ گیا۔ کہ جنگ ٹرانسوال بھی اب معما ہو وہ ایک عرصہ سے اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ اصلی حالات کا کسی طرح پتہ لگے۔ آخر اوسنے لارڈ رابرٹس بہادر کو گھستا دیکر پتہ لگا ہی لیا۔ اسنے لارڈ موصوف سے سوال کیا کہ فتوحات تو آپ بہت کچھ حاصل کر چکے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اب مخالفین کا قلع قمع ہو گیا ہوگا۔ اب یہ فرمائیے کہ آپ لندن میں کب تک ورود فرمائیں گے۔ اپنی روانگی کی تاریخ سے مطلع کرکے ہمکو بھی فرمائیے کہ ہم بھی تمام اراکین سلطنت اور تمام باشندے منتظر ہیں کہ جب آپ تشریف لائیں تو ہم آپکو ہاتھوں ہاتھ لیں اور مسرت کا اظہار کریں کہ

آجتک کسی موقعپر نہ ہوئی ہوگی

جنگی آفس تو اس امید میں تھا کہ بس اب لارڈ بہادر روانگی کی تاریخ سے اطلاع دیتے ہی ہونگے۔ مگر وہاں تو اور ہی حساب نکلا۔ لارڈ صاحب نے فرمایا کہ ابھی گھر جانیکا تو ذکر بھی نکرو۔ اپنی روانگی کی تاریخ سے میں کیا خاک اطلاع دوں۔ کی کرائی محنت خاک میں مل جاتی ہے۔ اگر میں یہاں سے قدم دو قدم بھی سرکا تو فوراً معاملہ دگرگون ہو جائیگا۔ لارڈ بہادر فرماتے ہیں کہ روانگی کی تاریخ کا تعین کرنا تو درکنار اوسکا اندازہ لگانا بھی میرے امکان سے باہر ہے۔

اسکا جواب صاف ہے۔ ہم تو کئی مہینے سے یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ ہماری بہادر فوجوں نے ٹرانسوال کو سفاچٹ میدان بنا دیا۔ مگر لارڈ رابرٹس تو کچھ اور ہی فرماتے ہیں۔ روانگی کے متعلق ایسا مایوسانہ جواب دیا جس سے ہماری ہمتیں بھی ٹوٹ گئیں۔ اون کے جواب سے تو صاف یہ پایا جاتا ہے کہ ڈچوں کو قابو میں لے لینا نانی جی کا گھر نباشد۔ اور اگر باشد بھی تو عرصہ دراز بعد خواہد باشد۔ اس جواب نے تو ٹرانسوال کا جنگی مسئلہ اور بھی پیچیدہ کر دیا۔ کیونکہ فتح کے متعلق جو کئی سو خبریں آچکی ہیں اون میں سے ہم ایک آدھ کو تو کیا آدھی پاؤ کو بھی جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔ اسمیں تو شک نہیں کہ رائٹر کمپنی کے تمام کارپرداز بندہ بشر کے مصداق ہیں اور بشر سہو و خطا سے مرکب ہے لہذا اون سے بھی غلطی ہو جانی ممکن ہے مگر ایسے معاملہ میں تو ناممکن ہے ہاں اگر شکست کی خبر دیکھ کر گھبرا کے دھاوے بند کئے اون تو یہ ممکن ہے جیسا کہ ہم اوسکی تردید کو خفا ہو بھی شتر دل زبان سے ستر کر لینے میں غرض

توکو نہ موکو لے چولہے میں جھونکو

جنرل بولر آجکل خوب ہمہ زرد ہو کے دوڑے پھر رہے ہیں۔ ایک مہینے کے اندر ہی اندر اونھوں نے کئی سو فتح کی خبریں بھیجا دیں۔ غالباً اوس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ لارڈ رابرٹس بہادر کی تو کچھ ہی نہیں ہے۔ محنت جو کچھ ہے وہ ہماری ہی ہے اونکی صرف زبان ہلتی ہے اور ہمارے ہاتھ پاؤں ہلتے ہیں۔ یہاں تو اونھوں نے کئی میدان ایسے مارے کہ ہم جس قدر خوش ہو کر بغلیں بجائیں وہ کم ہیں بلکہ بہت کم ہیں۔ ۲۱ ستمبر کو جو دشمن کا مقابلہ ہوا۔ تو اوسمیں اون کی فوج نے بڑی چالاکی سے کام لیا۔ کئی سر میں غلہ پر ہاتھ مارا۔ اسی جنگ میں ہمارے ہاتھ دشمنوں کا گولہ بارود بھی بہت کچھ لگا مگر افسوس ان کمبختوں نے توکو نہ موکو لے چولہے میں جھونکو والی مثل کر دی۔ گولہ بارود والی سو گاڑیاں تھیں۔ ہماری بہادر فوج جو انپر اڑنگا مارنے لگی لیکن تو اونھوں نے سب گاڑیوں کو پہاڑ سے نیچے گرا دیا۔ ہماری فوج ہاتھ ہی ملتی رہ گئی۔ اگر اوسے یہ خبر ہوتی کہ یہ گولہ بارود یوں غارت کر دینگے۔ تو وہ غلہ پہ پہلے ہاتھ نہ مارتی۔ اوسنے تو یہ سوچا تھا کہ گولہ بارود سے دانہ پانی کی فکر مقدم ہے۔ کیونکہ جب پیٹ میں روٹیاں پڑ جاتی ہیں تب دماغ کو لڑنیکی سوجھتی ہے۔ اگر گولہ بارود پاس نہ بھی ہو تو بھی انسان مشت و مشت کیلئے تیار ہو سکتا ہے۔ اور کچھ نہ ہو سکے تو ایک آدھ گھونسہ مار کر ہی اپنے دل کا ارمان نکال سکتا ہے اور اگر گولہ بارود ضرورت سے زیادہ موجود ہو مگر پیٹ میں معدہ شاد نہ ہوں تو وہ ہی اپنی جان کا وبال ہو جاتا ہے ہاتھ بھی نہیں مل سکتا اسی خیال سے ہماری بہادر فوج نے پہلے غلہ پر ہاتھ مارا پوچھو تو کچھ بھی اسکو کالی چیزوں کی افادہ ستر خیانت فرمائی

معرکہ آرائی

ہائے ہائے توند پھٹ گئی

ڈیر پنچ بھیا ورصاحب بسلام بندگی رام رام تسلیمات گڈ مارننگ کا شوز اچھالتا ہوں۔ ائے ہے ہے رے دیکھنا سنبھالنا پنچ بھیا گیا توند شریف کا رخ پہلو کہیں اُچھل کر ڈرنگ نہ جائے۔ ہری ہری توبہ توبہ استغفراللہ واقعی غلطی تو ہوگئی مگر معاف کرنا۔ ائے ہئی اللہ پھٹ گئی پھٹ گئی۔ ائے دوڑو پھٹ گئی۔ خیر تو ہے۔ آج یہ کیا جو پنچ جی کا پیٹ سوجا ہے۔ کیا کچھ پڑی پھٹ گئی۔ ارے ہے ہے پھٹ گئی پھٹ گئی۔ لاحول ولا قوۃ۔ لے کچھ کہتا بھی ہے۔ اچھا تو کہہ دوں ہئے پٹ گئی۔ تو یہ اتنی دیر سو کیک بک لگائی ہے۔ کیوں تو کچھ نہیں چلتے پھرتے نظر آؤ واسطے سبحان اللہ پنچ بھیا در بنتے ہیں۔ واہ اتنی بات بھی نہ سمجھے کہ آجکل کے زمانہ میں کسکی توند شریف پھٹتی ہے بس سمجھ جاؤ۔ قہ قہ قہ قہ قہ ع

ٹانگ لا استاد کیوں کیسی کہی

او نہیں لوگوں کی جنکو پیر الدولہ ملی فی الحقیقت بڑی توند والے سے ہمدردی ہے غ مسلمانوں کو بہکایا انکو بھی کبریائی ہے ٹاپی اور تو اور خیر پیریوں کی توند شریف پھٹ گئی۔ وہ تو حسد ہے کیونکہ وہ حضرت جلالتمآب سلطان المعظم کو خلیفہ ہی نہیں سمجھتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بیچارے سیدھے سادے مسلمان برادران کی بھی توند پھٹ گئی۔ کیوں ؟ صرف اس وجہ سے کہ اگر ہم نے خلیفۃ المسلمین کے جشن جوبلی کی خوشی منائی تو کہیں ہمسے گورنمنٹ ناخوش نہ ہو جائے۔ واہ واہ۔ قربان اس عقل کے۔ بھلا اصل ہی پیاری سرکار دولتمدار کیوں خفا ہونے لگی کیونکہ خدا کے فضل سے دونوں میں اتحاد ہے۔

جب ان دونوں سلطنتوں میں سے کسیکے یہاں خوشی ہوتی ہے تو مبارکبادی کے تار دیئے جاتے ہیں اور اگر غمی ہو جاتی ہے تو تعزیت کے تار روانہ ہوتے ہیں پھر بھلا ہم کیوں خاموش بیٹھیں۔ اور جو لوگ مردہ دل ہیں اور ان میں اتنی کسر اور باقی ہے کہ کولے مٹکا مٹکا کر ناک پہ اونگلیاں رکھ رکھکر ہر بات میں اوئی اللہ اوئی اللہ کہنے لگیں ایسا خلیفہ جو ہمکو کسی حالت میں نہیں بھولتا ہم اوس کے جشن جوبلی کی خوشی نہ کریں دیکھئے کس دھوم سے قحط فنڈ میں روپیہ جمع ہوتا اور اپنی جیب خاص سے آپنے کیا عنایت فرمایا ہے افسوس ہے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ اوسکے جشن کی خوشی منائیں۔ واہ واہ آج یہ کیسا مبارک دن ہے کہ آج ہمارے خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان المعظم کی ۲۵ سالہ جوبلی کا جشن ہے۔

اہاہا۔ آج دن بھی کون مبارک ہے یوم الجمعہ عید المسلمین سہ رکھی ہے عیش کی نوبت خوشی وہ ہو میں مچاتی ہے۔ ذرا سنئے تو ان باجوں سے کیا آواز آتی ہے ہر چہار طرف سے مبارک۔ مبارک مبارک کی دلکش صدائیں آ رہی ہیں سلطان کی فوج کا فوٹو آنکھ کے سامنے پھر گیا۔ اللہ اللہ۔ جانے اس خوشی میں کوئی حسرت بھی باقی رہی ہوگی یا نہیں۔ کسی گوشہ میں حاضر ہے یہاں اقبال اسکندر نہ کسی کی میں ہے صرف تجمل حشمت سنجر

گر ائے بر حال مسلمانان اٹاوہ

کہ آج کیسا تو مبارک دن ہے اور وہ میاں نا میں سر ڈالے بیٹھے ہیں۔ ائے یار و آج تو بانس پر چڑھ ہو۔ اولونا جو خوشی مناؤ توند پھلا پھلا کر بجاؤ۔ بھلا کسکی مجال ہے۔ جو اپرا غیرا نتھو خیرا دخل دے۔ مگر ہٹ کرن اب ہاں ان نئی روشنی والوں یعنی نیچری کے چیلے چانٹوں کو دیکھو۔ جب نیچرستان کے چندے کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا کیا ڈھنڈورا پھیلاتے ہیں کبھی آنکھیں مٹکا مٹکا کر تعلیمیں بجا بجا کر چندہ جمع کرتے ہیں۔ آج سلطان صاحب کی خوشی نہیں سناتے۔ اجی حضت وہاں خوشی کون کرے۔ اول تو اس خبر ہی کو سنکر منوں خون سوکھ گیا۔

ہاں یار تعجب تو اس بات کا ہے کہ ریاست ٹونک کے مسلمان تو بڑی ہمدردی کا دم بھرتے تھے۔ مگر اونکے تو کان پر جون تک نہیں رینگی۔ اور کچھ نہیں تو اس خوشی میں میلاد شریف ہی پڑھا دیتے اور ہمارے ہمقوم بھائی کیوں سست ہو گئے وہ تو بہت ہمدردی کا دم بھرتے تھے مگر بس ہم سمجھ گئے۔ زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ بھی نہیں

الراقم

مٹ گئے جو ہر وفا کے اٹھ گئے سب اہل دل
اب وفا ہی نام کو اور باوفا کہنے کو ہیں

بقلم

راست گفتار۔ جادو نگار۔ آزاد از اٹاوہ۔

ان چیزوں کو کبھی بقا نہیں

آسمان کی گردش — حکام کا دورہ
ایڈیٹر کا قلم — سختی کا ہاتھ
یورپ کی حکمت عملی — ہندوستان کا ٹیکس
دیسی ریاستوں کی بدنظمی — سرحد کا فتور
زمانہ کی گردش — آخر الاوقت
روپیہ کی ہوس — حکام کی ڈالی
دریاؤں کا بہاؤ — حضور ملکہ معظمہ کی فتح

راقم

مشتاق کرلوی عفی عنہ

مہربانمن جناب ایڈیٹر پنچ بہادر صاحب دام لطفہ

السلام علیک ۔ آپکے ضمیمہ پرچون سے صاف صاف معلوم ہوتا رہتا تھا کہ آپ کے طبیعت سے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کی طرف بغرض خیرخواہی بادشاہ اسلام بیحد رغبت ہے اللہ تعالے جزائے خیر عنایت کرے کہ اللہ تعالے نے اہل ہند کے لئے گویا رسیلا اسلامی بنایا ہے حسب تحریر آپکے اس انجمن کے ممبرون کو بھی محبت اسلامی سے ہو جاتا ۔ ہم لوگون کو یہ خیال ہوا کہ پنچ بہادر گو ہماری انجمن میں نہین آتا ہے مگر دوسرے خریدارون کے توسل سے جو اخبار دیکھتے ہین آتا رہتا ہے اوس کے مضامین سے صاف دل کو یقین ہو جاتا ہے کہ حکیم محمد عبد المجید صاحب اہل اسلام کے لئے خیر منتر قبہ ہین اور نئی ہدایت کو منوانا چاہتے ہین ہرگز اس سے اون کی کوئی ذاتی غرض متعلق نہین کل مسلمانون کی بھلائی اور نیکنامی کے لئے اونہون نے یہ تجویز کی بس اسی بنا پر ہم نے ایک جشن تہنیت دیا جو بتاریخ ۱۰ ر جمادی الاول سنہ ۱۳۳۰ھ پنجشنبہ بعد نماز عشا مسجد کمان کے اندرون دروازہ دودھ باولی بلدہ حیدرآباد میں کیا گیا قریب دو بجے رات تک یہ جشن رہا بعد نماز عشا کے جناب مولانا مولوی الحاج محمد شاہ صاحب زاد فضلہ نے اس خوبی اور جوش و خروش کے ساتھ وعظ فرمایا کہ ۹ بجے سے قریب بارہ بجے تک وہ سرگرمی رہی کہ ہر ایک فرد بشر کو یہی گمان ہوتا تھا کہ ابھی وعظ شروع ہوا ہے مسجد میں روشنی بھی بڑے وشرتے کی کی گئی مسجد کے باہر بھی گلاب کی کوئی انتہا نہین اور مسجد کے اندر جھاڑ اور لالٹین اور ریپ وغیرہ اس کثرت سے تھی کہ گویا مسجد دلہن بنی تھی اور آدمیون کی کثرت سے تل دھرنے کو جگہ باقی نہ رہی تھی اثنائے وعظ مین چار رنڈی کا بھی ایک دور ہوا آخر وعظ مین کچھ قصائد بھی پڑھے گئے غرض کہ اس انجمن محبوبیہ نے آپ کی ترغیب کو بہتر جانا اور کار ثواب جان کر اس جشن کا نام تعطیل محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا ۔ ہم امید کرتے ہین کہ اس انجمن محبوبیہ کے جلسے کو آپ اپنے پرچہ پنچ بہادر مین ضرور درج فرمائین تاکہ جلسہ کی رونق و شوکت دوبالا ہو جائے اور باشندگان حیدرآباد بالخصوص ممبران انجمن ہمیشہ آپ کو دعائے خیر کرتے رہین ۔ اور ہم آکر یاد رکھین ۔

انجمن محبوبیہ واقع بلدہ حیدرآباد دکن

ایک ہارا نہ دو ہارا اکٹھے تین ہارا

ترٹ ۔ ترٹ ۔ تر ۔ سٹر خانی ۔ مقیم خانہ دلدری دارے توبہ) دلبری ۔ ہزار و ہزار اوستاد کر بھی نہین نہین دو چار مین رشتی ۔ پنچ بہادر بھی حفظ اللہ تعالی سے کوئے جانان سے خائف ہو گئے کہہ اپنا الگ بنا لینگے ۔ یا دخت مبان ترکی ہو یا حسن یا مخنث ۔ یا چقندر ۔ نہ سلام نہ کلام آتے ہی اپنی شاہی جھاڑنے لگے ۔ حضرت شاہی راہی تو کچھ ذری بھی نہین مگر مین ٹھہرا منصبی اپنے مطلب کی باتون سے کام ۔ اچھا ابھی سلامی لیجئے جھنا نانا نا ارے سلامی کیسی یہ آواز کیسا کیا کچھ نذر دینے آئے ہو واہ واہ آپ کو بھی اچھی سوجھی جھنا نانا نا اینجانب کو تو کسی اوستاد نے بجز لینے دینے کا سبق ہی نہ دیا (الا ماشاء اللہ) اعلی بشر جھکانے پر ۔ ارے تو کیا تو قارون کا جد ہے یا افلاطونی دماغ کا بنسلا ۔ مین یہ کیا بولے ۔ جو گویا چہرہ مین تو کالا ہون ۔ اور پہلوان تو ہو ہی نہین مگر کیا آپ نے مجھے امیر اور حسن دار سمجھ لیا ہے بس معلوم ہوا آپ اون کی دم فاختہ مین جھنا نانا نا ارے پھر یہ کیا اچھا لیجئے بتاتا ہون کہ آپ ذرا خرگوش یا گوش خر بنجائیے اور کان لگا کر یا کان مین انگلی دے کر سنیئے جھنا نانا نا ارے تو پھر یہ کیسی راز ہے کہین کوئی گن رہا ہے یا کسی گھونگھر دار کے چال کی آواز ہے کہ جس پر آپ فدائی اظہار کرتے ہو ۔ ارے تم تو عجب بک نٹ مانس ہو تمہین تو خبر ہی نہین ذرا اپنی انگلیون کا شانہ بنا کر کانون کے سوراخ مین چڑھا لیجئے اور آنکھین بند کر کے مراقبہ کر بیٹھئے اور سنئے کیسی آواز ہے جھنا نانا نا ارے تم بھی غضب کے منچلے یا بھاگونتی بھاگمانی کے کسر یا برشادی ہو کہ جھنا نانا نا کی رٹ لگادی ارے میان بوالہوس قارون اپنے سر پر خزانہ کی گٹھری لئے تحت الثرے کو دھسا جاتا ہے اور اس آواز مین کہہ رہا ہے کہ یا بد خبردار مجھسا حرام خوار نہو جانا واہ میرے بہادر بٹھو لال تجھکو خوب پرچا ارے یہ کیا اس کے خبر تو مخبر صادق نے دی ہے کہ حرام مال اور مال اوس کے سر تھوپا ہوا ہو ہان صاحب وہ تو ایک ہی تھا اب لاکھون موجود ہین ۔ سود خوار ۔ حرام خوار ۔ مذہب خوار ۔ ایمان خوار ۔ مال یتیم و وقف خوار کہ ہر طرح سے بار ہر ماہ اون کے پیٹ چڑھتے ہین جھنا نانا نا ارے کہو تو کچھ یا یون ہی بکواس کروگے ارے یار لبردار کیا کہین سب ہی غضب ہے قہر ہے ستم ہے کیا چچا سعدی علیہ الرحمۃ کے مقولہ کو کہ ۔ اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان طوق زرین ہمہ در گردن خرمی بینم دو کے مصداق نہین جی ارے تو کیا فہمیدن ۔ سمجھنا ۔ مصدر تو ہی سیاہ خال بنا تھی والا تو نہین ہے اور جو جو

قہ قہ قہ ارے میان کیا تم کسی جنگل یا سرا
سے پکڑ کر آئے ہو کہ سمجھتے ہی نہین اس زمانہ
مین لکھو کہا ایسے شبہے ہین کہ طوق زرین گردن
رکھتے ہین نہین نہین امیر مولوی - سید - شاہ
حاکم سب بیٹھے ہین جہنا نانا کیا کہ ایک دہارا
شہ دو دہارا ایکطرف تین دہارا ہین ارے یہ تو تم نے
اور ہی رنگ بدلا کیا زمانہ کا تین دہارا یا کانٹے کا
تین دہارا اور آدمی تو ہو ہی نہین سکتا واہ
حضرت آپ ہی عجب احمق الذی معلوم ہوتے ہین
اگر بشر ہو نہین سکتا تو کیا تین دہارے کی بہنور
مین نہین آسکتا ضرور آجاتے ہین اور یہ سمجھئے
ہین سہ گشتی جعفر زٹلی در بہنور افتادہ ہست
آنکو دگر کو ببکند دیک نوجہ یار کن - ارے تو کیا
کوئی ظلم کی بہنور مین یا رشوت کی بہنور مین یا دریا
کے بہنور مین ڈوب رہا ہے کہو تو یہی بات کیا
ہے اسے بات کیا دو تہری ایک ذرا نجوم پر ارے
توبہ سر پہ اور ہر طرف جہنا نانا اور گو کہلا خزانہ
پر کیا ڈر ارے توبہ کسی سے نڈر تو خدا سے ڈرئے
لاحول ولاقوۃ تم عجب بے سمجھ ہو بس یان تو آرام
سے گذرتی ہے یہ عاقبت کی خبر خدا جانے ہو چہیا
تم تو بے سمجھ ٹھہرے لیکن عاقبت اپنی یون سمجھو
کہ بس بہرے احباب اور یہ جلسہ نہ آئیگا نظر ہاتھی
مع ہودہ بلکہ مع سوار غائب اور جہنا نانا ماندار
اچھا سبکے صیغہ قہقہ کا آگیا نا گردان یاد ہین
یانس اور ٹہونکو - تو بس رخصت اور اول
تا سلام آگے نہین پیچھے سب لیجئے -

!الہٰلا

ہمت چند سے اپنے وسے دہر سے چلے
آئے سے نجے افسوس کیا ہم کر چلے

نظم

جب کہا آتش ...... سے جگر جلتا ہے
بے تامل کہا اوس شوخ نے جل جانے دو

ع - ق - نور وحدت - از چہاونی دانا پور

حیرت! حیرت! حیرت!

جناب پنچ الپنچ صاحب دام پنچہا آنکہ
تسلیم - بندگی - کون صاحب ہین - حضرت اجی
ہے آیا کون - ایک مفرور نفدمہ ہے - دہلی
جو ہندوستان کا صدہا برس تک دارالسلطنت رہا
ہے - جہان کی علما و فضلا کا تقضا و افتخار جہان
مین مسلم تہا - افسوس کہ دجال ہی وہین پیدا ہوا
ہین میان کیا کہہ رہے ہو - دجال اور دہلی -
جی حضور دہلی یہ ملاحظہ فرمایئے اوسکا فوٹو - کیون
ہے نا باشندہ دہلی - آہا یہ شخص میرا بارہا کا دیکہا
ہوا ہے - یہ تو چیوار ہنود کے کوچہ مین رہتا ہے
اسکا باپ تو مسلمان تہا حضور اسکا باپ ابتک
زندہ ہے اسنے بباعث اسلام اوسکو نکال دیا - اور
اوس نے بسبب کفر اوس کو عاق کر دیا ہے - اچہا
پہر یہ یہودی کب سے بنگیا - مجھکو کیا معلوم یہ یہودی
کب بنا - ہان مین اوس حرامزادے کو گرفتار
کرکے لاتا ہون - آپ اوس سے دریافت فرمالیجئے
لیجئے یہ حاضر ہے - کیون بے او مردود تیرا باپ
مسلمان تو یہودی کب سے ہوا - جناب مین [illegible]
مسلمان کا بیٹا ہون - مگر میرا باپ غریب آدمی ہے
مدٹی سے وہ کبھی سرکاری کیا نوکری تہی مفلسی کے باعث
میرے باپ نے مجھکو علم ہی نہین پڑھوایا جناب
مین اب تک ناتراشیدہ جاہل ہون - جب مین
بڑا ہوا تو روزگار کے واسطہ مین نے بڑے بڑے
ڈھنگ نکالے مگر مین ایسا بدقسمت منحوس ہون
کہ دہلی سے دکن حیدرآباد تک گیا - مگر میرے
پر نہ جمے - اور نہ مفلسی نے ساتھ چھوڑا - اسلیئے
مین نے برسون اپنی بہن کی کمائی کہائی سہلے
میرے بہنوئی مجکو روٹی دیتے رہے - حضرت
پنچ صاحب مین بچپن مین کسیقدر آسودہ بہی
تہا - کیونکہ فرشخانہ کے بدمعاشون کی سیر بہت کچھ
بہلا ہوتا تہا - جب سے رئیس برآمد پانی شدم کا
معاملہ ہوا اوسوقت سے وہ بات بہی بند ہوگئی
اب لاچار ہو کر مین یہودی بنگیا - جس کی بدولت
مجکو کسیقدر روپیہ ملا اور چہپنے پر لیس جاری کر لیا
اچھا او مردود تو اپنا نام تو بتا - جناب مین حیرت زدہ
ہون کہ آپ میرا کونسا نام پوچہتے ہین - یہودی
یا مسلمانی اسے مسلمانی نام بتا - جناب میرے
نام سے آپ کو حیرت ہوگی - اچھا سننے مین قوم
کا مرزا ہون - مجھے تحقیق نہین شنیدہ بات
ہے میرے نام کا اول ہمزہ وصل ہے سو مجھکو
ہمیشہ وصل کی تو جب نبا رہا - ہمزہ وصل کے
بعد ایک صیغہ امر کا ہے جس پر مین مدتون عامل
رہا - ہمزہ وصل پر ہونے کا ترجمہ سمجکر اوس کے اندر
گیارہ انگل کا الف داخل کیجئے میرا نام ہو جائیگا
د ا ور ا یکا کام ؟ اچھا او ملعون اگر تو یہودی ہوگیا تو
اسلام کا کیا بگڑا - خس کم جہان پاک - مگر یہ بتلا
کہ آجکل تو مجکو مار کی شان نہین ہے اور بیان کر رہا ہے
اسکا کیا سبب ہے - او مردود کیا مجکو خوف نہ تہا
کہ حضور پنچ بہادر مجکو پا بجولان کرکے کیفر دار کو
پہونچاوینگے - جناب بندہ مجکو آپ کا بہت خوف
تہا - مگر کیا کرون مین ہی مضطر ہون کیونکہ مین
دنیا پرست عبد الدرہم ہون مجکو دین وایمان سے
کچھ علاقہ نہین سے یہودیت مین اپنا بہلا سمجہا
اوس کو اختیار کیا - یہود نے میری مدد کی اور انہے
ایک اخبار جاری کر دیا - چند احمق خریدار مل گئے
جن کی بدولت دال روٹی مل رہی ہے اپنی جو
کا اپہار ہے کہ مین علمائے اسلام کی خدمت لکہون
تاکہ مسلمان علما کو خفت نہ رہکر جاہل ہوجاوین

اگر میری تحریر کا کچھ بھی اثر ہوگیا۔ تو میری تمام عمر کی روشیان ہین۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جب مین چھوٹا تہا ایک مولوی صاحب نے مجکو پڑہانا شروع کیا۔ اب اون مولوی کا نام سنئے چلبلا حضور وہ شخص پست قد کالا لنگ دبلا بدن بہ شکل کی سی داڑہی بینگا چپک کی گلی مین ایک صدی کے اسی مولوی کو ان علم تہا۔ مین نے اوس سے میزان الصرف پڑہی تہی۔ اوس نے جب مجکو نحو کی مجرد و مطرد کا پہلا باب نصر ینصر پڑہایا۔ تو طلب یطلب دخل یدخل وغیرہ کی خوب گردان کرائی۔ انہون نے اوس سبق ہی تو دہا مولوی کی لمبی راتین اور بہی گردان۔ مین سخت مجبور ہوگیا۔ اوس زمانہ مین مجکو تعلیم لینے کا بہت شوق تہا محنت بہی سخت کرتا تہا۔ کہانے کو کچھ نہ ملتا تہا۔ اکثر طلبہ جو ہین پڑہتے کی دال بیگن وغیرہ ملتے تہین۔ جو لبا اوقات فسد گرسنگی مین سم زہر گرمی کہا جاتا تہا۔ ان اسباب سے مجکو بواسیر خونیکا عارضہ ہوگیا۔ بہلا پنچ صاحب خیال فرماوین کہ ایک تو محنت دوسرے کہانے کو نہ ملے۔ تیسرے مولوی صاحب کی سخت گیری اور گردان۔ پہر مجکو خون کیون نہ آتا۔ حضرت بوائے کسطرح خون بہ گیا۔ اور مین بالکل زرد پڑ گیا ورنہ صغیر سنی مین کثرت خون کیوجہ سے سرخ رہتا تہا۔ حتی کہ بعض لوگ مجکو نطفہ انگریز گمان کرتے تہے۔ سبب سے مین مولویون سے ایسا جلا ہون کہ بجز مذمت کچھ نہین سوجہتا اور آیندہ مین گزارش کرونگا کیواسطے بیا زے سے بڑہکر ثابت ہونگا۔ گنجر بہی جو کرو دنیا نا مین زبان مین لگام سکتے ہین مگر مین بے لگام ہونگا۔ اسے مردود جس مولوی سے تیرا پالا پڑا وہ ایسا ہی ہوگا وہ فرقہ تاجب اہل سنت سے نہ ہوگا مجکو لازم تہا کہ اوسکی مذمت کرتا۔ بس تجہے زیادہ اپنی تکلیف کا خیال

تہا تو اوس کے ہم مذہب مولوی پر تبرا کرتا۔ تو نے علما اہل سنت پر کیون دریدہ دہنی کی اچہا چونکہ تو ہمارے اجلاس مین پہلی دفعہ پیش ہوا ہے لہذا تیری گستاخی سے درگذر کرتے ہین کان پکڑ کر مین کہ اگر آیندہ ہمارے پاس تیری شکایت پہونچی۔ تو ہم اس دریدہ دہنی کے بدلے کچھ اور کرا لین گے۔ پہر مجکو سخت الزمی ہنگ پناہ نہ ملیگی۔

ہاف

باجی پچکارے۔ از دہلی

باغ اُمید ہی وہ جسکی ہمیشہ ہی بہار
بہول سے ہی لدی رہتی ہین جسکے اشجار

واہ واہ آہا ہا ہا کیا سچ کہا ہے کہ دنیا با امید قایم ہے وہ کونسا دل ہے جو اس امید سے خالی ہے کون ایسا ہے جس کو کسی ہوشش کے وصل کی آرزو نہین ذرا اون ہجر کے نصیبون کو دیکہو جو کسی مہ جبین کے عشق مین رات دن ماہی بے آب کیطرح تڑپتے ہین شب فراق مین بیچارون کے دلپر جانے کیا گذرتی ہے جو یا بس ہو ہو کر پکارتے ہین ؎

ہے یہی رنج و غم الہی کہ اب جینے سے نفرت ہے
الہی موت آجائے بلا سے ناگہان ہوکر

ایسے وقت مین جب بیچارون کا کوئی دوست ہی نہین ہوتا صرف اوس کی یاد و امید معشوقہ ہی رہتی ہے جو اوس کو دل کو تسلی و تشفی دیتی رہتی ہے اُف یہ بات کا وقت وہ بہی کونسا کہ تمام عالم خواب غفلت کے بستر پر پڑا سو رہا ہے ہائے کوئی اون بیچارون شب بیدار کو دیکہے جو مسجد کی حجرے مین تہجد ادا کرتے ہین آنکہین جدا خدا کو دوست نشتے ہین پیشانی کو بل گر پڑتے ہین مگر بیچارے پہر ہوشیار ہوکر وحدہ لاشریک کی عبادت مین مشغول ہو جاتے ہین۔ یہ کیون بیچارے اس قدر تکلیف گوارا کرتے ہین ارے یہ تو امید ہی کے کرشمے ہین دل مین وہی پیاری معشوقہ جنتی حور کی ہمت دلا رہی ہے کہ خوب محنت کئے جاؤ آہا ہا ہا اسکا تو وہ بدلہ ہوگا کہ حوران جنت کی مواصلت نصیب ہوگی وہ وہ اربان نکلینگے کہ آنکہو ہم ہم ہو جینگے اور حوران بہشتی ۔ ایسا کی نعمتین ملین گی۔

ذرا اون عاشقون کو دل سے بہی کوئی پوچہو جو کسی کمسن سے محبت رکہتے ہین رات دن ترقی عمر کی دعائین مانگی جاتی ہین اوس کی عمر کا ایک ایک دن گنا جاتا ہے کہ دیکہین بیا لگرہ مین کتنے دن باقی ہین ہائے ہائے کمسنی کا بانکپن بہی غضب پر غضب ڈہاتا ہے وہ بہولا بہولا جوبن اٹہتی ہوئی جوانی ارے رے قہر ہے ؎

ابہی تو کمسنی ہے اوس پر اتنی فتنہ انگیزی
خدا جانے قیامت ڈہائیگی کیا وہ جوان ہوکر

خدا معلوم کن کن امیدون سے بڑی بڑی درگاہ پر جا جا کر دعائین مانگی جاتی ہین کہ یا اللہ اوس پریجہم معشوقہ سے مواصلت نصیب ہو ہمارا پہلو خدا کرے اوسی دلدار سے آباد ہو جس کے واسطے صبح و شام دل یہان مچلتا ہے کہ بس ہم تو بہی سنبہلینگے۔

اسکے سوا کوئی اون بیمار آدمیون کی حالت کو دیکہے جن کو بلدہ طاعون کی وجہ سے پہانسی کا حکم ہوا ہے ہائے خدا جانے کیا اون پر جا وہ اون کی حالت ہوگی۔

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید

نا امیدی اور کی دیکھا چاہیے

ارے کیون نہین بیہوش ہو کے
گر چڑھے کیون نہین بیہوش کھینچ کر بکو ہے
عدم کا رستا سپنے وہ کیون ابتک زندہ ہین کیا
اب بھی کوئی امید ہے - اوہو ہو معلوم ہو گیا
ابھی وہ کیون مرنے لگے اون کے پہلو مین نو
پژمردہ دلون کو شگفتہ کرنیوالی پیاری امید بیٹھی ہے
کہ جس نے یہان تک ورن کو سمجھایا کہ ہائیکورٹ
الہ آباد مین اپیل ہو رہی ہے - اور امید ہو کہ نتیجہ اچھا
ہوگا خدا کرے اون کی امید پوری ہو
واہ رے قربان اس امید کے مردون کا جلانا
اسی امید کا کام ہے بیچارے فرہاد نے فراق
شیرین مین کیا کیا مصیبتین اوٹھائین مگر ہائے
دل ہی مین یہی حسرت رہی کہ اب پیاری شیرین سے
وصل نصیب ہو اگر ہائے جس وقت نا امیدی نے
اپنا بھیانک چہرہ دکھایا فوراً ہی بیچارہ تیشہ مار کر
مر گیا دیکھیے ذرا سی امید کے نہ ہونے سے جینے
کے لالے پڑ جاتے ہین غرض اس امید کی
کون کونسی نیرنگیان بیان کی جاوین اسی
امید کا وہ پر فضا گلستان ہے کہ جس مین دور
خزان بھی نہین جس کی رنگت کو دیکھ کر بھلا ہوا ہر
شاخ مین ہزارون غنچہ لاکھون شگفتہ گل -
آہ ! ایک ایسا ہی زمانہ باغ اسلام کی بھی تھی -
ہائے جسجگہ بلبل چہچہاتی تھی وہان زاغ و زغن
کا شور ہے جس شجر پر قمری حق سرہ کی دلکش نالے
بلند کرتی تھی اب وہان بیچاری قمری نے بصد نالہ
رو رہی ہے - ہی ہوئے حیف [illegible]
ر ہے گل سید بیم بہار خزان شدہ [illegible] ہماری
نہالی کی [illegible] ہمکو مایوس نہین ہونا چاہیے
امید ہے کہ باغ اسلام ویسا ہی پر بہار و رنگ
[illegible] اور انشاء اللہ المستعان

بہت جلد ہو جائے گا - گو ہماری آرزوئین خاک
مین ہی کیون نہ ملجائین - ہماری حسرتین خون
ہی کیون نہ ہو جائے مگر ہم کبھی نا امید نہ ہونگے
کیونکہ خداوند کریم خود ہم کو ہدایت فرماتا ہے -
اے مسلمانو خدا کی رحمت سے ہرگز نا امید
نہ ہونا - رحمت سے مایوس ہونا کافرون
کا کام ہے -

الہام

نازک خیالیان مری توڑین عدو کا دل
مین وہ بلا ہون شیشہ سے پتھر کو توڑ دون
بقلم راست گفتار جادو نگار آنریبل دادا زادہ

زہے ہمت

ہنگری کے مسلمانون نے حجاز ریلوے کو چندہ بھیج
جس گرمجوشی سے کام لیا ہے شاید عرب و مصر مین
اسکی نظیر ملے تو ملے - جوبلی کی رات کو روشنی بھی
اس دھوم دھڑکے سے کی کہ رات کو دن سے زیادہ روشن
کے بنا دیا - چونکہ مسلمانون کو حجاز ریلوے کے چندہ
کا پہلے ہی سے خیال تھا اسلئے عین جو قدر پر چندہ بھی
کرو دیگئی - یہان کے مسلمانون کے دل مین حضور پرنور
سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و حشمتہ کی سچی محبت ہے
اور وہ خلوص دل سے ان کو خلیفۃ المسلمین سمجھتے
ہین - اور اون مسلمانون کو کہ جنکا عقیدہ اسکے
خلاف ہے وہ نہایت ذلیل سمجھتے ہین اسلئے جب
کبھی اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و حشمتہ کے اوصاف حمیدہ
وہ سنتے ہین تو نہایت خوش ہوتے ہین - اور
اگر کبھی کوئی حزن و ملال کی کیفیت سن لیتے ہین
تو دل پژمردہ ہو جاتے ہین - جب ایسے اونکو ایسی
محبت ہو تو پھر وہ آپ کہ اس اشارہ کو (حجاز ریلوے کو
چندہ مین تمام دنیا کے مسلمانون کو شریک ہونا چاہیے)
کیسے نہ مانتے - تحریک ہی ہوئی اور چندہ ہو سکا

ہم تبرک و ہم زینت

مکہ شریف - مدینہ منورہ - بیت المقدس - کربلا کے
معلے کے نقشے ہم نے اعلیٰ درجہ کے رنگین خوبصورت
منگائے ہین - جو کہ ٹے مین جڑوا کر اونکو مکان
مین لگایا جائے تو آرائش مکان کی زینت دوبالا
ہو جاتی ہے - وہ نقشے اس خوبی کے بنے ہوئے
ہین کہ اگر ذرا بھی نگاہ جما کے دیکھو تو بے تکلف اصلی
نقشہ آنکھون کے سامنے آجاتا ہے -
نقشون چونکہ چھپائی بڑائی مین مختلف ہین اور انکے کام
عمدگی مین بھی کم و بیشی ہے اسلئے قیمتین بھی مختلف ہین

نمبر	نام مقام	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲ انچ	۳۰ انچ	عہ
۲	مدینہ منورہ	”	۲۲ انچ	۳۰ انچ	[illegible]
۳	مکہ معظمہ	رنگین نہایت عمدہ	۱۵ انچ	۱۹ انچ	۱۴؍
۴	مدینہ منورہ	رنگین نہایت عمدہ	۱۵ انچ	۱۹ انچ	۱۴؍
۵	مکہ معظمہ	رنگین نہایت عمدہ	۱۲ انچ	۱۶ انچ	۸؍
۶	مدینہ منورہ	”	”	”	۱۰؍
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵ انچ	۱۹ انچ	۱۰؍
۸	کربلا و نجف مقامات	”	”	۳۰ انچ	[illegible]

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ رابرٹس کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ جنرل ہارٹ نے کروگرسڈورپ مین جنوبی سرحد مین فوج سے مقابلہ کیا اختتام جنگ کے بعد میدان جنگ مین ۲ ڈچ پڑے ہوئے تھے جن مین سے ایک کی نسبت کمانڈنٹ تھرم ہونے کا گمان ہے دشمن روزانہ ہمارے محکمہ خبر رسانی پر حملے کرتے رہتے ہین مگر فوراً اس شرارت کی سزا بھی بھگتنی پڑتی ہے۔

ٹائمز مظہر ہے کہ وقت بہت قریب آگیا ہے جب لارڈ رابرٹس معہ لارڈ کچنر و جنرل ... و جنرل ... کے انگلنڈ تشریف لائینگے اور فوجی ترقی کا انتظام کرینگے اپنی جگہ ... تجربہ کار سپاہیون سے ... دینگے۔

لارڈ ... چیمبرلین ... جارج ہملٹن نے اثناے آج مین بیان کیا کہ ٹرانسوال سے مفتوحہ ملک سے مانند سلوک نہ کیا جائیگا مگر امن قائم ہونے پر وہان آئندہ کیلئے باقاعدہ حکومت قائم ہوگی تمام طاقتین چین کو حصہ بخرہ کرنے کے خلاف ہے برٹش گورنمنٹ مساوات پر ہرگز راضی نہ ہوگی جو مقامات فتح کئے گئے ہین ان سے فائدہ حاصل کرنے سے ہاتھ اٹھائے۔

سر ... افواج الڈرشاٹ کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

جنرل بلر نے لیڈنبرگ کے مشرق مین ۸ میل کے فاصلے پر کوہ ماچیرگ کو عبور کیا۔ دشمن ... سے مقابلہ کر رہے ہین۔

لارڈ رابرٹس کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۰ ... جنرل ... سکال کیولری کو کوبتان ... کے قریب ... ہوئے۔ جنرل فرنچ ... سے بارٹن کی طرف بڑھ رہے ہین اور کئی مورچون پر قبضہ کیا۔ ہمارا بہت کم نقصان ہوا۔ جنرل بولر نے سینچر کے روز ایک ۵۰۰ فیٹ اونچی پہاڑی پر قبضہ کیا۔ دشمن بھاگ گئے ہمارے ۱۴ سپاہی مقتول اور ۵۸ مجروح ہوئے۔

لی ہنگ چنگ نے دول متفقہ کو لکھ بھیجا ہے کہ مین صلح کی بات چیت کیلئے مقرر ہوا ہون اور شرایط صلح کا تصفیہ بھی میری رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

اڈنا ... کو لارڈ رابرٹس پریٹوریا سے رپورٹ کرتے ہین کہ ۹ ماہ حال کو جنرل بلر نے ماچیرگ پر قبضہ کیا۔ ڈچون نے مقابلہ تو کیا۔ مگر کنگس رائل رائفلس نے ان کو بہت جلد پسپا کردیا۔ اب جنرل بولر سپنزکوپ کی طرف بڑھ رہے ہین اور کہتے ہین کہ مین جنرل ہملٹن کا بہت ممنون ہون کہ وہ میری امداد کو آگئے۔ کرنل ... نے ... ریور پر ... سے سامان رسد پر قبضہ کیا۔

جنرل بیڈن پاویل ٹرانسوال کی پولیس کے چیف مقرر ہوئے۔

فرانس اور روس نے اپنے اپنے وزیرون کو تار دیا ہے کہ پیکن اور ٹینٹسن سے فرنچ اور روسی فوجون کی واپسی کا انتظام کرین۔ امید کیجاتی ہے کہ امریکا اور جاپان بھی روس اور فرانس کی تقلید کرینگے۔

لنڈن کا ۸ ماہ حال کا تار مظہر ہے کہ متفقہ فوجون کے ۴ ہزار سپاہی کل پاؤٹنگفو کی طرف روانہ ہونگے۔ برٹش لفٹننٹ نے کیولری کی ۔ کی کیولری کی دو رجمنٹین۔ بی بیٹری اور ۳۰۰ پیادہ فوج ہوگی۔

گم ہی سے کیپ پرسٹ ٹیلیگراف

قرانسپورٹ ... غالباً ۱۴ ماہ حال کو ہانگ کانگ پہونچیگا۔

جنرل بولر سپنزکوپ کی طرف بڑھ رہے ہین اور دشمن کی کئی ... پر قبضہ کیا۔ ڈچون ڈگرے ... کی ۱۴ ... پہاڑی پر سے ... گرادین تاکہ برٹش فوج اوپر قبضہ نہ کرے۔

لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار پیکن سے مظہر ہے کہ اسبات کا اب پتہ لگا ہے کہ ملکہ ڈوواگر اور پرنس ٹوان نے تمام وزیرون کے قتل کی تدبیر کی تھی اور بیرن کیٹلر شاہی حکم ہی سے مارے گئے تھے۔ سفارتخانون کی رہائی کے بعد سے باکسری سردارون کی گرفتاری کی کوشش نہین کی گئی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ... مین ... کے باعث قریباً ... آدمی ہلاک ہوئے جبکہ ... مردون کو تکلیف ... ہین۔ مارشل لا کا اعلان دیا گیا ہے۔

جن افسرون کی مدت ملازمت ختم ہوچکی ہے ان کو ہانگ کانگ مین رہنے کا حکم ہوا ہے۔

سرکاری خبرین مظہر ہین کہ پریسیڈنٹ کروگر کو ۶ مہینہ کی رخصت ملی ہے تاکہ یورپ مین جاکر کسیکو فیصلہ جنگ مین مداخلت کرنے پر راضی کرے۔ پریسیڈنٹ کروگر کی غیر حاضری مین جنرل شالک برگر کاروبار سلطنت انجام دینگے۔

جنرل ... نے مقام ... پر ڈچون پر حملہ کیا۔ جنرل بولر نے سپنزکوپ پر حملہ کیا۔ تھوڑی ... کے بعد یہ مقام جنرل موصوف کے قبضہ مین آگیا۔ بہت سا سامان رسد بھی ہاتھ لگا۔ جنرل ... علالت طبع کے باعث کمانڈری افواج سے استعفا دیدیا۔ ان کی بجائے کمانڈنٹ ... مقرر ہوئے۔

مسٹر بکھشو مہاراجہ صاحب گوالیار بمبئی میں بذات خود تشریف لیجاوینگے - مہالکشمی ریس دیکھا دارسی کو -

لارڈ رابرٹس صاحب ١٠ اکتوبر کو جنوبی افریقہ سے رخصت ہونگے یکم نومبر لارڈ کچنر سے چارج لینگے - لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف برٹش افواج ہوں - ہندوستان کے لئے اس میں فخر ہے -

کانپور کے طاعونی مجرموں کی سزاے پھانسی کا اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہوگیا - ٢٢ر تاریخ مقرر ہوئی

بنگلور میں جمعہ کی رات کو ایک مارٹینی رائفل ٢٢٠ فیروں کا سامان ٦٧ اوین پلٹن مدراس سے چوری ہوا -

کلکتہ کے اخبار کا نامہ نگار رقمطراز ہے مدناپور کے ایک باغ میں لوگوں نے عجیب و غریب تماشا دیکھا کہ ایک بچھڑا بھاگتا جاتا ہے اور ایک بہت بڑا اژدہا اسکا تعاقب کر رہا ہے جو بیس فیٹ طول میں اور ١٥ یا ١٨ فیٹ قطر میں تھا ایک راہگیر نے شور و غل مچایا اوس وقت لوگ جمع ہو گئے اور اژدہے کو برچھی سے مارا اور اوسکو اٹھا کر کچہری میں لے گئے - جہاں اوس کے قاتل کو انعام دیا گیا -

حضور نظام کی سالگرہ کی خوشی میں اہالی حیدرآباد ایک یتیم خانہ بنانے والے ہیں جس کے لئے تمام ملازمین نے تنخواہ کا دسواں حصہ دیا ہے -

ضلع منٹگمری میں ایک نمبردار خطاب سے زیادہ معاوضہ لینے کے جرم میں ٣ ماہ قید کا سزا پایا ہے -

جہلم کے دو جوان کشمیری عبدل و قادر نامی جنکا باہم سالے بہنوئی کا رشتہ تھا راولپنڈی سے بلا ٹکٹ رات کی گاڑی میں اپنے گھر آرہے تھے - جب گاڑی موضع کتریلہ کے پاس آئی تو یہ دونوں اس خوف سے کہ کہیں سٹیشن جہلم پر پکڑے نہ جاویں چلتی گاڑی سے کود پڑے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسمی عبدل تو وہیں مر گیا اور قادر کچھ عرصہ بیہوش رہکر بعد افاقہ بمشکل گھر پہنچا - جس کو سر میں بہت چوٹیں آئی ہیں - اور پولیس کے مواخذہ میں آکر اب ضمانت پر رہا ہوا

گذشتہ پیر کو بیلگام کے قریب خانپور سٹیشن پر سخت تصادم ہوا - چار مرد دو ہلاک اور دو سخت مجروح ہوئے - بیلگام کے ہسپتال میں ان کے متعدد اعضا کاٹ ڈالے گئے - چند اور مرد بھی خفیف مجروح ہوئے جو ہسپتال میں زیر علاج ہیں -

کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی فوج مقیم شنگھائی میں بخار پھیلا ہوا ہے - وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ اون کے خیمے نیچی زمین میں نصب کئے گئے ہیں -

آرنج ریور کالونی کے شمالی مشرق کے ڈچوں کی گرفتاری کے لئے تیاری کر رہے ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ تمام ریلی کے ملین بند ہو جائیں گی -

آگرہ میں ایک اور گروہ ڈاکوؤں کا پتہ لگایا گیا - کل ١٢٥ ہیں -

دارجیلنگ کے سینٹ پال سکول سے ایک لڑکا نکالدیا گیا کیونکہ وہ تماکو پیتا ہوا پایا گیا تھا -

کراچی میں حکم ہوا ہے کہ یکم ستمبر سے ٣١ مارچ سنہ ١٩٠١ء تک کوئی شخص شکار کھیلنے نہ پائے -

میسور میں سرکار کی طرف سے زراعتی بنک کھولے گئے ہیں انسے صرف ہندوستانیوں کو قرضہ ملیگا -

ضلع اجمیر میں محکمہ ڈاک کا ایک خزانچی ٣٠٠ روپیہ لیکر رفو چکر ہوگیا -

حضرت قادری بے قونصل جنرل ترکی متعینہ بمبئی اتوار کے روز قسطنطنیہ تشریف لے گئے - ١٢ بجے جہاز روانہ ہوا -

درگائی تا شہرہ ریلوے بسرعت بن رہی ہے - بہت تھوڑی باقی ہے - آخری پل تیار ہو گیا ہے -

لاہور میں ہر صبح کو عمدہ بارش ہو جاتی ہے اول جنوری سے اب تک ١٦ انچہ برس چکا -

طاعونی شکار

تاریخ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
٩ر ستمبر	٣	٥	٩	١٩	١٥٢
١٠ر ”	١٧	١٠	٢٠	١٥	١٦٣
١١ر ”	٢٧	٩	٣٠	١٢	١٦٥
١٢ر ”	٢٩	٢٠	٩	١٣	١٥٨
١٣ر ”	٣٦	١٠	٧	١٣	١٥٩
١٤ر ”	٢٣	١٢	٢٠	١٣	١٤٦
١٥ر ”	٢٨	١١	٢١	١٥	١٢٨

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا